REGD NO P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶ — شمارہ

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ ۷/- روپے
ششماہی ۴/- روپے
ممالک غیر ۸/- روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۶ فروری ۱۹۶۷ء	۶ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ	۱۶ تبلیغ ۱۳۴۶ھش

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو نزلہ اور زکام کی تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۴ فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰ فروری کو مع اہل و عیال پاکستان سے دارالامان بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

الحمد للہ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں ۸۵ ہزار فدائیوں کا روح پرور اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا پرکیف تذکرہ سوز و درد میں ڈوبی ہوئی دعائیں

دیگر ادیان کے بالمقابل صداقتِ اسلام کو مہتم بالشان اظہار۔ اہم علمی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۷۵ واں جلسہ سالانہ جو خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک دور کا دوسرا جلسہ سالانہ تھا حسب پروگرام مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے شروع ہو کر مسلسل تین روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو پونے پانچ بجے شام نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس مبارک موقعہ پر دنیا کے اکناف سے ۸۵ ہزار نفوس کا اجتماع اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان نشان ہائے صداقت کا بیّن ثبوت تھا۔ [illegible] کہ ان ۸۵ ہزار [illegible] کو علماء سلسلہ کے علاوہ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعدد روح پرور اور بصیرت افروز خطابات سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

رمضان شریف کی وجہ سے اس سال ربوہ کا یہ جلسہ بموجب فیصلہ مجلس مشاورت ماہ دسمبر کی بجائے ماہ جنوری میں منعقد ہوا جبکہ ان دنوں نہ تو سرکاری طور پر تعطیلات تھیں اور نہ ہی بوجہ امتحانات قریب ہونے کے طلباء کے حاضر ہو سکنے کا خیال تھا۔ کچھ خشک سالی کے باعث بظاہر حالات اس بات کا خدشہ تھا کہ شاید احباب کی ایک خاص تعداد ان ایام میں جلسہ میں حاضری سے قاصر رہے لیکن سچی محبت اور فدائیت [illegible] ظاہری روکوں پر غالب آئی اور وقت آنے پر یہ تمام خدشات غلط ثابت ہوئے۔ چنانچہ احباب آئے اور والہانہ لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار آئے اور گزشتہ سال کی نسبت بڑھ کر تعداد میں آئے۔ چنانچہ حاضر ہونے والوں کی تعداد ۸۵ ہزار تک جا پہنچی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اخبار الفضل میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق امسال لنگر خانوں سے کھانا کھانے والوں کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۵۷۰۵ رہی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۵۱۷۴۱ تھی۔ نیز پرائیویٹ رہائش گاہوں میں طعام کا خود انتظام کرنے والوں اور مقامی باشندوں کی تعداد شمار کو ملا کر امسال اسلام احمدیت کے قریباً ۸۵ ہزار فدائیوں نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت حاصل کی جبکہ گزشتہ سال یہ مجموعی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔

دور دراز سے تشریف لانے والے فدائی

حسب سابق اس سال بھی ملک کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دور دراز کے ممالک سے بھی احباب [illegible] جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے خاصی تعداد میں حاضر ہوئے۔ انڈونیشیا، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، جزائر فجی اور ملائیشیا کے ان طالب علموں کے علاوہ جو ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن بیرونی ممالک کے احباب بطور خاص تشریف لائے۔ ان میں کینیڈا، انگلستان، جرمنی، سپین، تنزانیہ، کینیا، کویت اور بھارت کے احباب شامل تھے۔

ہندوستانی احمدیوں کا قافلہ

خاص قادیان اور ہندوستان کے دیگر مقامات سے انفرادی پاسپورٹوں پر شریک جلسہ ہونے والوں کے علاوہ باقاعدہ ایک بڑے قافلہ کی صورت میں بھی احباب شریک ہوئے۔ اس طرح بھارت کے ۲۰۰ احمدیوں کو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اپنے محبوب امام کے روح پرور [illegible] سننے اور حضور سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہیں

حسب سابق اس سال بھی مردانہ جلسہ گاہ کا رقبہ ۹۰۱۲۸ مربع فٹ تھا [illegible] سال جلسہ گاہ ۸۶۲۷۵ مربع فٹ کی بنائی گئی تھی۔ اس طرح امسال جلسہ گاہ کے [illegible] وسیع ہونے کے باعث احباب کو جلسہ گاہ میں آرام سے بیٹھ کر تقاریر سننے اور علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی نسبتاً سہولت رہی۔

خواتین کے لئے لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام علیحدہ احاطہ میں [illegible] کشادہ جلسہ گاہ تیار کیا گیا تھا۔ جلسہ کے تینوں روز تمام خواتین نے تمام پروگرام کو بڑی [illegible] اور سہولت [illegible]

ایک [illegible] کے باوجود [illegible] زنانہ جلسہ گاہ کو بجلی [illegible] ملایا گیا [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور علماء کرام کی متعدد تقاریر [illegible] زنانہ جلسہ گاہ میں بھی بڑی مؤثر [illegible] سنائی جاتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible]

ربوہ کے جلسہ [illegible]

[illegible] احباب [illegible]

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۱۶ رفروری ۱۹۶۷ء

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں

ہندوستانی احمدیوں کے قافلہ کی شمولیت اور بخیریت واپسی

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں قریباً ساڑھے چارسو ہندوستانی احمدیوں کو شمولیت اور حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت و ملاقات اور حضور انور کے روح پرور خطابات سننے اور اجتماعی دعاؤں میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہندوستانی احمدیوں کا یہ قافلہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی قیادت میں ہندو پاکستان کی دونوں حکومتوں کی طرف سے دی گئی منظوری اور سہولیات کے ماتحت مورخہ ۲۴ جنوری کو قادیان سے صبح آٹھ بجے روانہ ہوا۔ اور اسی روز حسینی والا بارڈر کے رستہ پاکستان پہنچا۔ قادیان سے بارڈر تک قافلہ نے سورج بس ٹرانسپورٹ کی چھ بسوں پر سفر کیا جو بڑا آرام دہ اور پرسکون رہا۔ بارڈر پر ہر دو حکومتوں کے کارکنان نے قافلہ سے قابل تعریف سلوک کیا۔ اور ہر ممکن طریق پر جلد از جلد فارغ کیا۔ پاکستان بارڈر پر سلسلہ کی طرف سے تیار کردہ آٹھ بسیں اہل قافلہ کو لینے کے لئے تیار کھڑی تھیں جن پر سوار ہو کر قصور پہنچے۔ جہاں حکومت کی طرف سے بذریعہ ریل قافلہ کو ربوہ تک پہنچانے جانا طے کیا گیا تھا۔ چنانچہ قافلہ کے لئے علیحدہ خاص بوگیاں رات کے وقت قصور سے لاہور جانے والی ایک ٹرین کے ساتھ لگا دی گئیں اور ہم ۱۰ بجے لاہور سٹیشن پر پہنچ گئے۔ اس جگہ چند گھنٹے دوسری گاڑی کے روانہ ہونے تک کے لئے انتظار کرنا پڑا۔ آخر لاہور سے شورکوٹ جانے والی ٹرین کے ساتھ یہ بوگیاں لگا دی گئیں یہ ٹرین ۲ بجے رات کو روانہ ہوئی جس نے قریباً ۷ بجے صبح لائلپور پہنچا دیا۔ پھر لائلپور سے سرگودھا جانے والی ٹرین کے ساتھ بوگیاں لگا دی گئیں۔ بالآخر یہ ٹرین ۱۲ بجے بوقت دوپہر بخیریت ربوہ پہنچی

ربوہ میں استقبال

ربوہ ریلوے سٹیشن پر اہالیان ربوہ قافلہ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے جن میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم پیر داؤد احمد صاحب اور محترم مرزا وسیم احمد صاحب (جو پہلے ہی ربوہ میں تشریف فرما تھے) اور دوسرے خاندان سلسلہ بھی موجود تھے۔ اور احباب قافلہ سے مل کر دارالضیافت لے جایا گیا جہاں اجتماعی طور پر ان کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ابھی کھانے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کو یاد فرمایا۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد حضور انور نے اپنے خدام کو شرف ملاقات بخشا اور کچھ دیر تک روح پرور ماحول میں پُر لطف بات چیت جاری رہی۔ بالآخر حضور کے ہاتھ پر درویشان کی بیعت ہوئی اور آخر میں اجتماعی دعا کی گئی۔ جس سے بڑا ہی پُرکیف منظر پیدا ہو گیا۔ بالآخر پُرنم آنکھوں کے ساتھ یہ روح افزا مجلس برخواست ہوئی۔

جلسہ کے تینوں روز احباب کو حضور انور کے روح پرور خطابات اور علماء سلسلہ کی علمی تقاریر سننے کا بہترین موقعہ میسر آیا۔ مسجد مبارک میں نوافل ادا کرنے، مقبرہ بہشتی میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مزارات پہ دعا کرنے کا اکثر موقعہ ملتا رہا۔

قافلہ میں شامل کثیر تعداد ایسے افراد کی تھی جو کئی سال بعد پاکستان میں مقیم اپنے رشتہ داروں اور لواحقین سے ملے تھے اس طرح اس روحانی اجتماع نے سب کی ملاقات کا زریں موقعہ پیدا کر دیا۔ یہ سب اس الٰہی جلسہ کی برکات کا نتیجہ ہے جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے ہاتھ سے پون صدی پہلے رکھی گئی جسے جماعت کے افراد کے باہمی تودد و تعارف کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ اس مبارک جلسہ میں شریک ہونے والا شخص بذات خود اس کی الٰہی برکات کا بچشم خود مشاہدہ کرتا اور اس کے فوائد سے متمتع ہوتا ہے

الغرض خدا تعالیٰ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کا نتیجہ ہے کہ ملک کے اکناف میں رہائش پذیر درویشان کے رشتہ داروں سے ملاقات کے لئے کثیر اخراجات اور سفر کی صعوبتیں اٹھانے کے بغیر ہی خدا تعالیٰ نے جماعت کے روحانی مرکز میں سب کو جمع کر دیا۔ اور بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ نہ صرف یہ کہ حقیقی رشتہ دار ہی ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے بلکہ مدتوں کے بچھڑے ہوئے دوست احباب ایک دوسرے کو مل کر مسرور و شادماں ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۹ر جنوری ۱۹۶۷ء کو بھارت کے احمدیوں سے حضور انور کی ملاقات کا دن مقرر تھا چنانچہ مقررہ وقت پر یہ سب احباب قصر خلافت میں پہنچ گئے۔ حضور ملاقات کے مقام پر چبوترے پر تشریف فرما تھے باری باری سب کو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا اور ازراہ کرم سب سے خیریت دریافت فرمائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (جو حضور کے دائیں طرف کھڑے تھے) ساتھ کے ساتھ ہر شخص کا نام اور سلسلہ کی جو خدمت قادیان میں اُن کے سپرد ہے بتاتے جاتے تھے۔ اس طرح سب احباب نے حضور سے ملاقات تعارف کا شرف پایا۔ اپنے دلوں میں تازہ ایمان روح میں بشاشت پائی۔ ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد ہر شخص حضور کے سامنے بچھے ہوئے فرش پر بیٹھتا گیا۔ سب احباب کی ملاقات ختم ہو جانے کے بعد کچھ دیر تک حضور مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ جتنی دیر حضور کی مقدس و مبارک مجلس میں بیٹھنے کا موقعہ پایا ہم میں سے ہر شخص یوں محسوس کرتا تھا گویا اُس کی روح کی صفائی ہو رہی ہے اور اُس کے دل میں سکینت اور اطمینان بھرا جا رہا ہے۔

۳۱ر جنوری بعد ظہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قصر خلافت کے صحن میں حاضر الوقت تمام درویشان قادیان اور ہندوستان کے احباب جماعت کو دوپہر کے کھانے پر مدعو فرمایا اور تمام خدام نے اپنے آقا کے ساتھ شامل ہو کر کھانا کھایا۔ یہ کھانا اپنی ظاہری لذت کے ساتھ اپنے اندر روحانی سرور اور عجیب قسم کا لطف رکھتا تھا کہ اُس کی اصل کیفیت الفاظ میں بیان کی جانی ممکن نہیں!!

اندرون خانہ میں درویشان کے اہل و عیال کے لئے اجتماعی طور پر کھانا کھلائے جانے کا انتظام تھا جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی شریک ہوئیں اور ان سب بزرگ ہستیوں نے بڑی ہی شفقت اور محبت کے ساتھ کھانا کھلایا۔

مورخہ ۲ رفروری کو دوپہر کے وقت لجنہ اماء اللہ کی طرف سے لجنہ ہی کے ہال میں درویشان کے اہل و عیال کو کھانے کی دعوت تھی اس موقعہ پر خصوصیت سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام حاضر الوقت خواتین مبارکہ نے جس الفت و محبت اور شفقت و مودت کے ساتھ درویشان کے اہل و عیال کو اعزاز بخشا اور کرم فرمائی کی اُس کی میٹھی یاد کبھی بھی بھلائی نہ جا سکے گی اس مقدس اور بزرگ خاندان کی خواتین مبارکہ کہ بار بار درویش خواتین کے پاس خود پہنچیں اور اپنے ہاتھ سے کھانے کی اشیاء پیش کرتیں اور باصرار فرماتیں کہ اور کھائیں اور کھائیں اس طرح اپنے الطاف کریمانہ کے ذریعہ مہمان خواتین کے لئے لذیذ جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا کے سامان بھی فرمائے فجزاہن اللہ خیر الجزاء۔

جلسہ سالانہ میں بے حد مصروفیت غیر معمولی کام کے سبب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بعارضہ انفلوائنزا علیل ہو گئی۔ اس کے باوجود حضور انور نے ازراہ کرم اپنے خدام درویشان قادیان و احباب ہندوستان کو مورخہ ۲ کو قصر خلافت میں خصوصی خطاب سے نوازا۔ اور بعد دوپہر بھی ملاقات کا شرف بخشا۔ خطاب کا خلاصہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کرام کیا جائے گا۔ اس روز کی روح مجلس ایک سوا گھنٹہ کے قریب جاری رہی۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

جلسہ میں شریک ہونے والے ہزاروں خوش نصیب احباب جماعت کے لئے سلامتی کا پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات ساڑھے نو بجے ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ کا افتتاح فرماتے ہوئے جو روح پرور خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ط

(انعام ۵۵)

اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات اور ہمارے کلام پر ایمان لاتے اور اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہیں تو تُو انہیں ہماری طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچا دے اور انہیں یہ بھی بتا دے کہ تمہارے رب نے اپنے آپ پر تمہارے لئے رحمت کو فرض کر لیا ہے۔

پس اے میرے عزیز بھائیو! جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ کی برکات سے استفادہ کے لئے یہاں جمع ہوئے ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عظیم فرزند کی نیابت میں تمہیں سلامٌ علیکم کہتا ہوں۔ تمہارے رب کی رحمت کا سایہ ہمیشہ تم پر رہے۔

جو عہدِ بیعت تم نے اپنے رب سے باندھا ہے۔ خدا کرے کہ تم ہمیشہ اس پر پختگی سے قائم رہو اسے کبھی نہ توڑو۔ یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بنی رہے۔ اور مرنے کے بعد بھی ابدی جنت میں تمہیں داخلہ ملے۔ جہاں ہر دروازہ سے فرشتے تمہارے پاس آئیں اور کہیں کہ تم خدا کی راہ میں ثابت قدم رہے۔ اس لئے اللہ کی سلامتی تمہارے لئے مقدر کی گئی ہے۔ دیکھو تمہیں ایسی زندگی مل رہی ہے۔ جس کے ساتھ فنا نہیں ایک ایسی تونگری عطا ہو رہی ہے جس کے ساتھ فقر اور تنگ دستی کا کوئی خطرہ نہیں۔ خدائے عزیز تمہیں ایک ایسی عزت بخش رہا ہے جس کے ساتھ کوئی ذلت، اور خواری نہیں۔ اور ایسی صحت اور تندرستی تمہارے نصیب میں لکھی جا رہی ہے جس کے ساتھ کسی بیماری اور کمزوری کا کوئی خوف نہیں۔

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں اللہ کرے کہ وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو۔ اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان تحیتہم فیہا سلام۔ تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔

میرا رب تمہیں حسنِ عمل اور نیکوکاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے جہاں شیطان کا عمل دخل نہ رہے۔ اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں لے جائیں۔ سلامٌ علیکم کہ اللہ کی سلامتی ہو تم پہ اس کی رحمت کے سایہ میں اس کے فضل کے تازہ بتازہ پھل تمہیں ملتے رہیں۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجا لانا تمہاری عادت بن جائے تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ میرے رب کی برگزیدہ اور چنیدہ جماعت تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی رہے۔

خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں۔ اللہ کے نور سے تم منوّر رہو۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے۔ عبودیت کا نور لنور السموٰت والارض کے ساتھ جا ملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ اللہ کی رحمتیں ہمیشہ تم پر برستی رہیں۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں۔ سلامتی کے تم حق دار ٹھہرو۔

خدا کرے کہ ذکرِ الٰہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے تمہاری پاسبانی کرتی رہے۔ اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چھپر کھٹوں پر نور افشانی کرتی رہے۔ تمہارے اعمال اسی کے فضل سے پھل لائیں۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں۔ جو تم چاہو تم پاؤ اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے۔

اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو اس کی محبت کے تم وارث بنو اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں، ایثار اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے۔ اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں۔

خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھول دی جائیں۔ اور ان راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں۔ آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی رہے۔

دعا ہے کہ میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا دنیوی جنت میں تم ان گھروں کے مکین بنے رہو جو ذکر الٰہی سے معمور اور رشید ظاہری و باطنی سے بلند و بالا ہیں اور تا اُس اُخروی جنت میں بھی بالاخانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے رب کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لحظہ تمہیں ملتا رہے۔

قرآنی انوار سے تمہارے سینہ و دل ہمیشہ منوّر رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور اُن راہوں کی نشان دہی کرتا رہے جو دار السلام تک پہنچاتی ہیں۔ تمہارے راستہ کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی اتباع اس صراطِ مستقیم کو تمہارے لئے ہمیشہ روشن رکھے جو سیدھا خدا کی جنت اس کی رضا تک پہنچاتی ہے۔

خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ و دل میں محبتِ الٰہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں۔ میرا رب تمہیں نیک، اعمال، ہر شر اور [illegible] سے پاک اعمال بجا لانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ میرا اللہ [illegible] ہو اور [illegible] بن جائے۔ اس کے قرب میں سلامتی کے گھر میں تم [illegible] ہو۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دُنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے۔ ایک دُنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں۔ سب ہی تمہیں چاہیں اور پہچانیں۔ اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں۔ میرے اللہ کی موہبت خاوہ تمہیں جلد تر منزلِ مقصود تک پہنچا دے توکل اور رضا برداری کے مقام پہ ثبات قدم تمہیں حاصل ہو۔ لقاء الٰہی کی جنت کے تم وارث بنو۔

— خدا کرے کہ توحیدِ خالص کے قیام کا تم ذریعہ بنو۔

— خدا کرے کہ عشقِ محمدؐ میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو۔

— خدا کرے کہ نورِ محمدی کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو۔

— خدا کرے کہ مسیحِ محمدی علیہ السلام کی سب دعاؤں کے تم وارث بنو۔

— خدا کرے کہ روحانی خزائن سے اپنی جھولیاں بھر کے تم اس جلسہ سے واپس لوٹو۔ میرا خدا سفر و حضر میں تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

— خدا کرے کہ تم اپنے اہل و عیال اور اپنے دوستوں کو ہر طرح خیریت سے پاؤ۔ تم اور وہ ہمیشہ ہی خیریت سے رہیں۔ اور خدا کرے کہ اپنے رب کا یہ ناچیز حقیر اور عاجز بندہ بھی محض اس کے فضل اور احسان سے اُن سب دعاؤں کا وارث ہو جو اس عاجز نے اس مجمع میں تمہیں دی ہیں۔

آؤ اب عاجزی کے ساتھ اُس کے در پہ جھکیں اور اسی سے اس کی مغفرت اور اس کی رحمت کے طالب ہوں۔

اخبار و آراء

نئی دہلی ۱۰ر فروری۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی آج ولنگڈن نرسنگ ہوم میں داخل کر دی گئیں جہاں ان کی ناک کا معمولی اپریشن کیا گیا۔ رات بھر وہ ہسپتال میں رہیں گی۔ اور اس کے بعد چند روز آرام کریں گی۔ چنانچہ ان کے تمام دورے پروگرام منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ بدھ کو بھوبنیشور میں چہرہ پر پتھر لگنے سے ان کا ہونٹ ناک کا تھنا پھٹ گیا تھا۔ اور ناک کی ہڈی میں ضرب آگئی تھی۔ اور ناک کا بانسہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا۔ ان کا ایک دانت بھی ہل گیا تھا۔

اپریشن کے بعد ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا کہ ان کا اپریشن کامیاب رہا۔ اور تیزی سے رو بصحت ہو رہی ہیں۔ رات انہیں ہسپتال رکھا گیا تاکہ ہوش میں آنے کے وقفہ میں ان کی نگہداشت ہو سکے۔ اور آپریشن کے بعد کے اثرات کا جائزہ لیا جا سکے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا تھا کہ ان کی ناک کی ہڈی میں بال آگیا ہے اور بانسہ اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گیا ہے۔

حکومتِ اڑیسہ نے اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

بدر

اس واقعہ پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ نوجوانوں کی ہلڑ بازی اور تشدد پسندی کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ نہ تو کسی معزز ہستی کا پاس احترام ہے اور نہ اس بات پہ شرمساری کہ گستاخی کے ہاتھ کس کے خلاف اُٹھ رہے ہیں۔ ایک جمہوری ملک میں وزیر اعظم سے بڑھ کر بڑی شخصیت اور کون ہوگی۔ اور خواتین سے بڑھ کر اور کون قابلِ احترام ہستی ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ اس زمانہ کی بے راہ روی ان سب ہوشمندی کی باتوں کو کھلا رنگ لگی ہے۔ کاش سیاست کے میدان میں بڑے جوہر دکھانے والے اخلاقیات کی طرف بھی توجہ دیں اور نوجوانوں کو اس طریق پہ فوقیت دیں کہ ملک و قوم کے لئے روشن ستارے بنیں۔ اور نیکی میں اپنا نام پیدا کریں۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

(جناب ثاقب صاحب زیروی)

یہ نظم جناب ثاقب صاحب زیروی نے مورخہ ۲۷ر جنوری کو ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے قبل پڑھ کر سنائی تھی۔

ختم ہیں تجھ پہ خوبیاں ختم ہیں تجھ پہ مدحتیں
تجھ پہ سلام بار بار تجھ پہ ہزار رحمتیں

تیرے طفیل آدمی رشکِ قدسیاں ہُوا
تیری ضیا سے بڑھ گئیں ارض و سما کی جلوتیں

ختمِ رُسل ہے تیری ذات فخرِ رُسل ہے تیرا نام
وقف ہیں تجھ پہ عظمتیں ختم ہیں تجھ پہ برکتیں

تیرے قدم پہ جھک گئے تاجرانِ شرق و غرب
تجھ پہ نثار ہو گئیں دونوں جہاں کی رفعتیں

پرچم نُور لے کے جب جلوہ طراز تُو ہُوا
مِٹ گئیں کفر و شرک کی سارے جہاں سے ظلمتیں

تیرے غلام ہو گئے دونوں جہاں سے بے نیاز
تیرے فقیر پا گئے کون و مکاں کی دولتیں

کرتا ہے ثاقبِ حزیں تجھ سے ہی کسبِ فیضِ نور
تیری لگن نے دیں اُسے علم و ادب کی نعمتیں

اخبار بدر کے متعلق نیک تاثرات

جماعت کے بعض مخیر احباب نے بدر کی اعانت فرما کر غیر احمدی دوستوں کے نام بدر جاری کرا رکھا ہے جس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ اس بارہ میں ہمارے ایک معزز دوست کا اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"گو میں احمدی نہیں ہوں لیکن بدر بڑے شوق سے پڑھتا ہوں خاص طور پر خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ تو بہت ہی علم اور ایمان بڑھانے والا ہوتا ہے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اس اخبار کو نہ صرف اپنے پاس منگوائیں بلکہ دوسرے لوگوں یعنی غیر احمدیوں کے لئے بھی جاری کرائیں۔ اگر میں احمدی ہو گیا بدر کا مجھے ہمیشہ کے لئے خریدار سمجھئے۔" شکریہ

خاکسار حسن سعید حیدر آباد

ایسے احباب جو مالی وسعت رکھتے ہیں اور بدر کے دس یا اس سے زائد پرچے غیر احمدی احباب کے نام جاری کروا سکتے ہیں ان کو اس بارہ میں فوری طور پہ دفتر بدر کو اپنی اعانت کی رقوم ارسال فرما کر اور غیر احمدی معزز احباب کے پتہ جات بھجوا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روحانی آواز کو زیادہ سے زیادہ پھیلا کر ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپکی اعانت بدر میں بھجوائی گئی تو اس کے نتائج انشاء اللہ نہایت مفید اور نیک نکلیں گے۔ (ایڈیٹر بدر)

اہلِ پیغام کی کتاب "فتحِ حق" پر اہلِ حق کے تأثرات

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب قیصر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

میں نے جس دن سے اہلِ پیغام کی کتاب "فتح حق" پڑھی ہے تو جی چاہتا ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود، پسر موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہوں تو آپ کو "امام المتقین" فرمایا کہوں۔ یہ ردِعمل ہے اس شرانگیز فتنہ پرداز اور تخریب کارانہ تحریر کا۔ جو اس پیکرِ نیکی و تقویٰ کے خلاف لکھی گئی ہے ہم جو شہزادۂ امن و سلامتی کے معتقد ہیں۔ کیا اس محاذ دار ان کے بغض گردکار [illegible] سے لڑ نا پڑے گا؟

کتنا حسرت ناک انجام ہے اس صنعت گر کا کہ وہ ایک نقش بناتا ہے اور اس سے پیشتر کہ دوسرا نقش بنائے کوئی مخفی ہاتھ اس کے پہلے نقش کو مٹا دیتا ہے۔ اہلِ پیغام کی پچاس سالہ تاریخ کا بس یہی حاصل ہے۔

وہ "انسانِ کامل" اور "مردانِ حق" کا ناموس۔ جسے مدعیٔ حق نے "فخرِ رسل" کہا جس کے ہاتھ میں مشرق و مغرب کی طنابیں تھیں۔ جسے خدا نے اس زمانے میں قوموں کی تقدیریں لکھنے کا اختیار دیا تھا۔ اس تعصب عالم و اہلِ جہاں کے خلاف یاوہ گوئی و ہرزہ سرائی کا اس سے سوا اور کیا انجام ہو سکتا ہے۔

انسان کا دل ہو یا کتاب کے اوراق، ان پر حرفِ صداقت کے حروف باقی رہتے ہیں۔ دوسرے حروف کو زمانے کی دیمک چاٹ جاتی ہے۔ یا انسان کی نیک فطرت خود اسے مٹا دیتی ہے۔

ابھی صرف نصف صدی گذری ہے۔ اور ہم نے دیکھا کہ سرگروہ خوارج کی تعلیم غیر محسوس طور پر لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی۔ نہ زورِ علم کام آیا نہ زعمِ خودی۔ پریس و اخبارات کی جولانی۔ مصنفوں کی جودت طبیعت اور مغروروں کی طلاقتِ لسانی کوئی ہنر کام آیا۔ "مسیحِ پاک" کو ان کے رتبے سے گرانے کی ہر کوشش ناکام رہی۔ اور "پسرِ موعود" کو بدنام کرنے کی ہر چال و جہد نافرجام و ناکارہ۔ [illegible] وہ فتنہ جس نے اس قوم کو "تحفۂ محمدؐ و رسولؐ" سے جدا کیا۔ آج کہاں گیا

گلگونۂ عارض ہے نہ ہے رنگِ حنا تو
شرمندہ دل ناز کی کا پیغام آیا

کہ طبیعت میں سنجیدگی، عقل میں پختگی اور خیالات میں بالیدگی نہیں رہی۔ پھول کی بجائے کانٹوں کی طرف لپکنا۔ تعمیر کی بجائے تخریب کی طرف التفات۔ اور تقویٰ کی بجائے فسق و فجور کی آزمائش کرنا اور رستا نا یہ "لامرکزیت" کا نتیجہ ہے۔

دستِ پیرِ نا اہل بیمار ت کند
سوئے مادر کہ تیمار بیشتر کند

وہ دل جس میں قادیان کی محبت اور شعائر اللہ کا احترام نہیں۔ وہ سیپ ہے مگر اس میں موتی نہیں۔ وہ جام ہے مگر اس میں شراب نہیں۔ وہ محفل ہے مگر اس میں ساقی نہیں کون پوچھتا ہے۔ ایسے سیپ جام و محفل کو۔ یہی وجہ ہے کہ آج بازارِ عالم میں اس جنس بے بہا کا کوئی خریدار نہیں

پھرتے ہیں داد خواہ بڑے شیریں مذاب
قدر پوچھتا نہیں۔ تو کوئی پوچھتا نہیں

سچ یہ ہے کہ آج اہلِ پیغام حسرت و نامرادی کی تصویر ہیں۔ ہمارے امامِ ثانی مقام کا یہ اعلان کہ میں ان کے غیر مبائعین کی اکثریت "جماعتِ خلافت" کے مبائعین میں تبدیل ہو چکی ہے۔ ایک ناقابلِ انکار صداقت ہے اس ملک کا طول و عرض اس کی صداقت پر گواہ ہے کشمیر سے آسام اور بمبئی سے [illegible] تک ایک نظر ڈال لیجئے تو جھنڈ اور سرسامت لاکھوں گاؤں والے اس وسیع و عریض ملک میں جماعت ہائے احمدیہ قادیان کے مقابلے میں ان کی ایک تنظیم بھی نظر نہیں آئے گی سرینگر اور کلکتہ رہ دار۔ جن پر ان کو ناز ہے تو واضح ہو کہ ہندوستان میں مبائعین کی درجنوں ایسی جماعتیں موجود ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک ہی جماعت کے ٹکڑے کئے جائیں تو اس جیسی کئی جماعتیں بن سکتی ہیں۔ دور نہ جائیے وادیٔ کشمیر کے علاقہ کرلگام کو ہی دیکھ لیجئے۔

اب آپ ہی بتائیے کہ اہلِ پیغام کی [illegible] جشن کیا پڑا۔ کیا یہ سچی نہیں کہ ان کے معمولات نے بہت تقسیم اہلِ ملک مسلمانوں کے سوادِ اعظم میں مدغم ہو گئے۔ اگر یہ صورتِ حال ہے تو اور بھی افسوسناک ہے اور اگر [illegible] پیدا ہو تی [illegible]

اس لئے کہ ہم نے ان کو گمراہوں کے گروہ میں جانے سے بچا لیا۔ آپ نے ان کو مادِ انفت رہبر کی طرح راستے میں چھوڑ دیا تھا۔ ہم نے انہیں منزلِ مقصود تک پہنچا دیا۔ اور زمانے کے تیور بتا رہے ہیں کہ عنقریب آپ بھی ہمارے بعد ہمارے اس منزل تک پہنچنے کی کوشش کریں گے

دامن کو مس کر کے ذرا ہاتھ نہ کھینچے
ممکن نہیں کہ خوب ہم تم ناکہ جو ہو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خوب فرمایا کہ

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کشی ثابت رہستی قاصرے

کیا یہ بات اس کتاب کے مصنف پر صادق نہیں آتی کہ ایک ایسا انسان جو حق شناسی و حق پرستی میں دنیا کے کنارے تک شہرت پا گیا جس نے قرآن حکیم سے والہانہ محبت کی جو زندگی بھر معارفِ قرآنی کا مینہ برساتا رہا۔ آج جس کے ارشادات مبارک پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ ایک عظیم قوم کا عظیم رہبر۔ ایک اولو العزم جماعت کا اولوالعزم امام۔ جانی [illegible] عالمگیر۔ جس کی طہارت و پاکیزگی اخلاق پر تمام روشن ضمیر اہلِ بصیرت گواہ ہیں۔ جو حال کے آئینہ میں "مستقبل" اور مستقبل کے انوار میں مافوق الفطرت انسان ہے۔ ایسے قدسی صفات انسان کے خلاف گندہ دہانی معاذ اللہ۔ وہ کون سا سینہ ہے جو ایسی ولخراش باتیں سن کے شق نہ ہو جائے بشاید "دستور بر لبی" تاقیامت تک زندہ رہے گا۔ اور غنشاق مصطفےٰ اس آگ میں پڑ کر کندن بن کے نکلتے رہیں گے

آنچہ دل از تو کرد آں ہمہ محبت بجز
آنچہ از بے مہری دوراں [illegible]

تم کہتے ہو کہ ہم مبلغ اس کے "پالتو" ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم تھے خوش نصیب۔ تیرہ پیر لوگ معترضین کی جماعت ہے ہم خود اپنے اس مقام سے آگاہ نہیں تھے۔ ہم تو اپنے کو محض کوچۂ [illegible] کا گدا۔ اور درِ حبیب کا گدا سمجھتے تھے۔ [illegible]

آفتاب بنا دیا

احب الصالحین ولست منہم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا

اس وجود سے محبت ہوئی جس کا احسان ہے مسیح پاک کی نظیر ہے جو ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا گیا ہے جس کی نگاہ بھولی محبت خاک کو اکسیر بنا دیتی ہے جس نے ہمارے تاریک گھروں کو شمع عرفان سے چمکا کر دیا۔ جو اسلام و روحانیت کا سراپا ہے جس کی ایک تجلی سے کونین کے اسرار روشن ہو گئے۔ گم گشتہ دولت کا سراغ مل گیا۔ جس طرح سے نقاب ہو گیا۔ خدا و رسول اور مقربین بارگاہ کی عظمت دلوں میں قائم ہوئی۔ اس ملکوتی وجود سے محبت پر طعنہ؟ مگر یہ تو بتائیے کہ اگر جذبۂ عقیدت کی تسکین یہاں نہیں تو اور کہاں ہوگی؟

خالہ تیرہ نگش مست و بہرہ زمزم حق

داوری خواہم سیہ یارب کہ ادا در کینم
اگر یہ صحیح ہے کہ خزاں کے بعد بہار آتی ہے تو امید ہے کہ بدشگونی کی تبدیلی دل میں عقیدت کا جوش بھی پیدا ہوگا۔ اس بزم سے دور رہنے والوں کو ایک دن اس بزم کے احوال سے بھی آگہی ہوگی۔ وہ حقائق جن پر تو دینی تعصب کا پردہ اور جہالت غور کرنے کا موقعہ نہیں دیتی۔ ایک دن ان پر بھی غور کیا جائے گا۔ ایک دن "وہ لیشنز" کو بھی مقامِ عزت حاصل ہوگا۔ اس کتاب "ظلمت تاب" کی پھیلائی ہوئی ظلمت کا نور ہوگی۔ انجمن دشمنیہ وہ معلمِ اخلاق و روحانیت پہچانا جائے گا۔ ہر طرف ان کی مدح میں زمزمہ سرائی ہوگی۔ اور ہر قوم کے لوگ ان کی طرف درود و سلام کے تحفے بھیجیں گے یہ عظیم پیشگوئی اس ملکوتی انسان کے اقوال میں بھی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے خود فرمایا کہ

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

وفات حسرت آیات۔ [illegible] سال کی عمر میں ایک پرانے صحابی پا گئے جناب بشیر احمد صاحب سکنہ کرولی [illegible] بھر میں فوت ہوئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون [illegible] بہت سادہ مزاج اور حلیم تھے [illegible] مدد دیتے تھے احمدیت [illegible] پیچھے بعد دیگرے چار بیٹا بیاں گئیں ہر بیوہ سے [illegible] انکا شادی کا فوت [illegible] مرحوم [illegible]

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں درویشان قادیان کی شمولیت

(بقیہ صفحہ ۲)

جب ہی تمام احباب قافلہ نے جی بھر کر اپنے آقا کے قریب رہ کر حضور کے ایمان افروز اور روح پرور خطاب اور زریں نصائح کو بڑے انہماک اور پوری توجہ کے ساتھ سننا۔ حضور کا ایک ایک لفظ سامعین کے دل میں اُترتا جا رہا تھا اور ہر شخص اپنے تئیں خوش نصیب سمجھ رہا تھا کہ اُسے یہ وقت میسر آیا اور اس کی روح نے ایک تازہ غذا حاصل کی۔

پیر روز مورخہ ۲۵ جنوری کو جب حضور انور نے پہلی بار اہل قافلہ کو شرف ملاقات بخشا اور سب دستی بیعت ہوئی تو ایسے دوست جن کا قیام دار الضیافت میں نہیں تھا اطلاع نہ مل سکنے کے سبب اس موقع حاضر نہ ہو سکے تھے آج کی ملاقات کے بعد ایسے دوستوں نے حضور سے بیعت کی درخواست کی چنانچہ اس درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضور انور فرش پر ہی تشریف فرما ہو گئے اور بیعت کا شرف بخشا۔ چونکہ راقم الحروف بھی انہیں میں سے تھا اس لئے اس عاجز کو حضور کے مبارک ہاتھ میں ہاتھ دے کر براہ راست اور باقی احباب کو بالتوسل شامل ہو کر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا بیعت کے الفاظ دہراتے وقت ایک عجیب عالم تھا۔ بیعت کے بعد حضور نے دعا کرائی اس میں بھی حاضر الوقت تمام احباب شامل ہوئے۔

مردوں کے علاوہ اندرون خانہ اہل قافلہ کی مستورات اور بچے بھی حضور کی ملاقات کے منتظر تھے چنانچہ مردوں کی ملاقات اور بیعت سے فراغت کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے جہاں تمام خواتین اور چھوٹے بچوں نے حضور کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور اہل قافلہ کے تمام افراد کے لئے ۲۵ فروری کا دن بڑا ہی مبارک رہا جبکہ انہیں اپنے محبوب امام کی زیارت و ملاقات اور حضور کی مبارک مجلس میں کچھ دیر بیٹھنے اور حضور کے کلمات طیبات سننے کا شرف حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے قافلہ کے بیشتر احباب کے قیام کا انتظام اجتماعی طور پر دار الضیافت ہی میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہاں پر تمام ایسے احباب کو متعلقہ منتظمین کی طرف سے ہر ممکن سہولت دی گئی۔ اور قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام رہا جس کے لئے ہم تمام منتظمین بالخصوص محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ اور محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مورخہ ۲۷ فروری کو قافلہ کی واپسی تھی حکومت پاکستان کی طرف سے بسوں پر واپسی کی منظوری ہو چکی تھی۔ چنانچہ بس ٹرانسپورٹ کی نو بسوں کے ذریعہ ہمارا قافلہ صبح سات بجے ناشتہ کے بعد دار الضیافت سے روانہ ہوا۔ مسجد مبارک کے سامنے تمام بسیں نمبروار آ کر کھڑی ہو گئیں سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم میر داؤد احمد صاحب نے وداع کے وقت اجتماعی دعا کرائی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ قافلہ کی بسیں ربوہ کی مبارک بستی سے مدینۃ المسیح کی جانب روانہ ہو گئیں!!

رستہ چونکہ کافی لمبا تھا اور چھوٹے بچوں اور خواتین کا ساتھ تھا اس لئے رفتار دھیمی رہی تاہم ایک بجے کے قریب گنڈا سنگھ والا بارڈر پر بسلامت پہنچ گئے۔ اس جگہ جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اہل قافلہ کے لئے دوپہر کا کھانے کا انتظام تھا۔ چنانچہ تنظیم کے تحت سب کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ کھانا کھلایا گیا۔ اور حاضر الوقت پاکستانی احباب جماعت نے عقیدت و محبت کے جذبات کے ساتھ رخصت کیا

دونوں طرف کی چیک پوسٹوں کا عملہ بہت اچھی طرح پیش آیا اور ضروری کارروائی کے بعد ہر ممکن حد تک جلد از جلد فارغ کیا جس پر ہم سب کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو خوش و خرم رکھے اور دینوی ترقیات سے بہرہ ور فرماتا رہے۔ آمین۔

حسینی والا بارڈر پر پہلے کی طرح اب بھی سوہن بس ٹرانسپورٹ کی چھ بسیں تیار کھڑی تھیں۔ قادیان سے مکرم خان فضل الٰہی خان صاحب اور مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب درویش ان بسوں کے ساتھ آئے تھے جب تمام احباب قافلہ سوار ہو گئے اور ان کا سامان بڑی تسلی کے ساتھ بسوں میں رکھ لیا گیا تو پانچ بجے کے قریب حسینی والا سے سیدھی قادیان کے لئے بسیں روانہ ہو گئیں یہ فاصلہ بھی قریباً اسی قدر تھا جتنا کہ ربوہ سے گنڈا سنگھ بارڈر تک تھا۔ چنانچہ باوجود رات ہو جانے کے رستہ بڑی خوش اسلوبی سے طے ہوا۔ اور سارا قافلہ ٹھیک ۱۰ بجے بخیر و عافیت دار الامان پہنچ گیا جہاں حاضر الوقت درویشان اور چھوٹے بچوں نے اہل قافلہ کو اھلاً و سہلاً و مرحبا کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ اور مقامات مقدسہ سے دو ہفتہ کی عارضی جدائی کے بعد واپس اپنے پیارے مسکن میں شام کے وقت پہنچ گئے۔ پہلے ہی بسلامت لوٹ آنے والے پرندے کی طرح اپنے دل میں ایک خاص قسم کا سکون اور تسلی پائی۔ آخر میں دعا ہے کہ ان کا اصل وطن قادیان ساجد ... واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

قطعات

از جناب سرفراز امیر صاحب بنگلور

(۱)

دیکھ مامور من اللہ کا نمایاں ہونا
تیرہ سو سال کے درد کا درماں ہونا
تھا ازل سے لکھا تقدیر غلام احمد میں
دینِ اسلام ہی کا مہدئ دوراں ہونا

(۲)

ہم نے مُلّا کا بھی دیکھا ہے پشیماں ہونا
کفر کہتے ہوئے خود صاحبِ ایماں ہونا
احمدیت نے سکھایا ہے مجھے اے امیر
کتنا مشکل ہے مسلماں کا مسلماں ہونا

(۳)

جناب ناظر صاحب بیت المال مبلغ سلسلہ مکرم مولوی اسحٰق صاحب اور انسپکٹر بیت المال کی آمد پر لکھے گئے قطعات:-

ہم پیامِ نوید کہتے ہیں؛
آج کے دن کو عید کہتے ہیں؛
آئے جماعت کے خاص مہمانو!
تم کو خوش آمدید کہتے ہیں!

(۴)

حق کی کہتا ہوں حق پرستی میں!
ہے بلندی بھی دیکھ لیستی میں!
سوتی روحانیت بھی جاگ اُٹھی
کون آیا ہماری بستی میں!

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ پر شاندار اجتماع

(بقیہ صفحہ اوّل)

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد خطابات سے مستفید ہونے کی غیر معمولی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے پہلے روز یعنی ۲۶ دسمبر کو ۱/۲ ۹ بجے صبح حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ایک دعائیہ خطاب، اور پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے خدائی حکم واذا جاءك الذین یؤمنون بآیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسه الرحمة کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں جلسہ کی برکات سے استفادہ کے لئے جمع ہونے والے ہزاروں ہزار خوش نصیب احباب کو سلام علیکم کہتے ہوئے انہیں سلامتی کا پیغام پہنچایا اور اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی دعاؤں سے نوازا۔

جلسہ کے دوسرے دن جمعۃ

خطبہ جمعہ المبارک تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت ولا تشتروا بعهد الله ثمنا قلیلا انما عند الله هو خیر لکم ان کنتم تعلمون (النحل آیت ۹۶) کی تفسیر بیان فرما کر احباب جماعت کو خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نماز عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

خدائی تائید و نصرت اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت

نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو اہم تنظیمی امور، غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج پر مشتمل ایک تفصیلی خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ خطاب ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر شروع ہوا اور پونے پانچ بجے شام تک جاری رہا۔ اس میں پہلے حضور نے غیر مبائعین اور پیغام صلح کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور الزام تراشیوں کا جواب دیا۔ حضور نے خدائی تائید و نصرت کے ذریعہ جماعت مبائعین کو ملنے والی عظیم الشان ترقیات اور اول دن سے ان کے روز افزوں تسلسل اور خدائی وعدوں اور بشارتوں کے قدم قدم پورا ہونے کا ذکر فرمایا اور اس کے بالمقابل غیر مبائعین کی ناکامیوں اور روز افزوں اضمحلال کی طرف اشارہ کر کے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے کہ جماعت مبائعین حق پر ہے اور خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اسے حاصل ہے اسی لئے تو وہ پوری ظفرمندی اور کامیابی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتی جا رہی ہے جب حضور نے خلافت کی عظیم الشان برکات قدم قدم پر خدائی تائید و نصرت اور جماعت کے شامل حال خدائی بشارتوں کے ظہور کا ذکر کیا تو احباب اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے فرط مسرت سے جھوم اٹھے۔ اور ان پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک فقرہ پر بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر کے علاوہ احمدیت زندہ باد، نظام خلافت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پرجوش نعرے لگاتے رہے۔ ... وقفہ کے بعد دیر تک جلسہ گاہ اور اس کا ماحول اسلامی نعروں کی پرشوکت آواز وں سے گونجتا رہا۔ جلسہ گاہ کی آخری حد تک اور اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہزاروں ہزار احباب خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور تائید و نصرت کے نشانوں اور بشارتوں کو یاد کر کے تشکر و امتنان کے مجسمے بنے ہوئے تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدائی تصرف اور فرشتوں کی معیت کے طفیل وہ ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔ ایک عجیب روحانی سماں اور ماحول تھا جس نے سب کو بے خود بنا رکھا تھا۔

بعدہٗ حضور نے تنظیمی امور، اکناف عالم میں غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور اس کے نہایت ہی خوش کن نتائج پر روشنی ڈالی۔ حضور نے اس حصہ تقریر میں نئی کتب کی خریداری اور سلسلہ کے اخبارات و رسائل کی توسیع اشاعت کی تحریک فرمانے کے علاوہ تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ، وقف جدید کے کاموں پر ریویو کر کے ان کے ذریعہ رونما ہونے والے خوشکن انقلاب کا ذکر فرمایا اور ان کی اہمیت واضح کر کے احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے وقف عارضی، تعلیم القرآن، مجلس موصیان اور ربوہ کو کھانا کھلانے کی نئی تحریک اور ان کی عظیم الشان برکات کا بھی ذکر فرمایا۔ اور احباب پر اس ضمن میں ان کی ذمہ داریاں واضح فرمائیں۔ اس روحانی انقلاب کے رونما ہونے میں خدائی تائید و نصرت کے ذکر نیز احمدیت کی صداقت اور نظام خلافت کی حقانیت کے بیان پر فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر و تحمید، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی رہی اور تمام جلسہ گاہ اور اس کے پورے ماحول پر تقریر کے اختتام تک روحانی کیف و سرور اور خوشی و انبساط کا عالم طاری رہا۔ اور اس طرح ۲۷ دسمبر کا یہ اجلاس جلسہ پر آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کے ایمانوں کو ایک نئی جلا، دلوں کو ایک نئی روشنی اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی عطا کرنے کا موجب ثابت ہوا۔

آخر میں حضور نے ملک کی غذائی صورتحال کا بھی ذکر فرمایا اور تمام ہموطنوں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک روا رکھتے ہوئے ایسے حالات پیدا کرنے میں پوری مدد دینے کی ہدایت فرمائی کہ جن کے نتیجہ میں ہر شہری کو کھانا اور خوراک میسر ہوتی رہے۔ حضور نے ملک کے تحفظ و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔

نیز حضور نے سال رواں کے دوران جدا ہونے والے دوستوں، بالخصوص محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری، محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور، محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم اور ۳۱۳ اصحاب کبار کے مقدس زمرہ کی دو آخری یادگاروں میں سے ایک یادگار حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب جہلم کا بھی ذکر فرمایا اور ان کی خدمات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد احباب کو توجہ دلائی کہ وہ انہیں نیز سال کے دوران وفات پانے والے دیگر بھائیوں اور بہنوں کو بھی دعا کے مواقع پر یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی خدمات اور نیکیوں کا بہترین جزا دے۔ انہیں رضا کی جنتوں میں رکھے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین۔

دیگر ادیان کے بالمقابل صداقت اسلام کا مہتم بالشان ظہور

مورخہ ۲۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے آخری روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث نے پونے دو بجے دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پہلے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے باجماعت پڑھائیں اور پھر احباب کو اختتامی خطاب سے نوازا۔ حسب معمول حضور نے اس اجلاس میں ایک نہایت اہم علمی موضوع پہ تقریر ارشاد فرمائی۔ حضور نے حصول نصرت کے ذرائع بیان فرما کر پہلے واضح فرمایا کہ ان ذرائع کو اختیار فرما کر کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے قدسی صفات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظیم الشان تائید و نصرت کے مورد بنے اور اسلام کو دنیا میں غلبہ نصیب ہوا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہی ذرائع کے اختیار کرنے کے نتیجہ میں ملنے والی غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر فرمایا اور حضور کے ذریعہ خدائی تائید و نصرت کے ماتحت رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کو دیں۔ حضور ایدہ اللہ نے واضح فرمایا کہ یہ دعوتیں جنہیں دیگر مذاہب کے سرکردہ لوگوں نے اُس وقت قبول نہ کر کے اسلام کی برتری اور غلبہ پر مُہر ثبت کی تھی آج بھی قائم ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گی چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں ان میں سے باری باری بعض دعوتوں کو دہرایا۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے ان میں سے ہر دعوت کو دہراتے تھے تو خدائی تائید و نصرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کے ان زندہ و تابندہ ثبوتوں کے سلسلہ وار مشاہدہ پر اسلام و احمدیت کے ہزاروں ہزار فدائیوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو کر بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، محمد رسول اللہ زندہ باد، مسیح موعود زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے [illegible]
حضور کی تقریر [illegible]
[illegible] عالم پر [illegible]
[illegible]

بھر نے اور کیف و سرور کے عالم میں اپنے مرد معظم ٹھہرتے ۔

تقریر کے آخر میں حضور نے احباب کو پر دیگری دعاؤں سے نوازا۔ اور پھر ایک پُر سوز اجتماعی دعا کے بعد احباب کو واپس جانے کی اجازت فرماکر انہیں بڑے ہی محبت و پیار کے انداز میں رخصت فرمایا۔

اہم علمی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر

جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں مجموعی طور پر چھ اجلاس منعقد ہوئے ۲۷ر اور ۲۸ر جنوری کے آن دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت اور محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔

ان اجلاسوں میں علماء سلسلہ اور جماعت کے دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم دینی اور علمی موضوعات پر احباب سے خطاب فرمایا۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید نے ”حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ“ کے موضوع پر محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے ”زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام“ کے موضوع پر۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے ”تعلق باللہ اور اس کے حصول کے ذرائع“ پر۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے ”حضرت مسیح موعود کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق“ کے موضوع پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے ”قرآن کریم کا حسن و جمال“ کے موضوع پر۔ محترم مبارک احمد صاحب مسابق پرنسپل ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ نے ”احمدیت پر اعتراضات کے جوابات“ کے موضوع پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر نے ”بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور احمدیت کی ترقی“ پر۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے ”مسیحی عقائد جدید انکشافات کی روشنی میں“ کے موضوع پر۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ”مقام مسیح موعود علیہ السلام بزرگان امت کی نظر میں“ کے موضوع پر اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے ”مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے“ کے موضوع پر پُر خلوص اور پُر مغز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ الغرض جلسہ میں اول تا آخر ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور اس طرح جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض پوری ہوئی جس کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء اور ارشاد کے ماتحت آج سے ۷۵ سال قبل اس مبارک جلسہ کا ہمیشہ ہمیش کے لئے آغاز فرمایا۔ ... وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دعاؤں اور ذکر الٰہی کی کثرت

جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے ہزارہا احباب کو خصوصی عبادات دعاؤں اور ذکر الٰہی کے اور برنگ میں بھی کئی انمول مواقع حاصل ہوئے جن سے فائدہ اٹھانے میں انہوں نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

چنانچہ ایسے خوش نصیب احباب نے اپنی راتیں بھی عبادات اور ذکر الٰہی میں بسر کیں۔ جلسہ کے مبارک ایام میں باقاعدگی سے مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ نماز تہجد کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ہزاروں احباب نماز فجر ادا کرتے تھے۔ نماز فجر کے وقت مسجد سے ملحق بیرونی میدان کا ایک بڑا حصہ بھی نمازیوں سے پُر ہو جاتا۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس ہوتا۔ ۲۶ر جنوری کی صبح کو درس محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۷ر جنوری کو محترم مولانا محمد یار صاحب عارف نے اور ۲۸ر جنوری کو مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دیا۔

قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کے بعد احباب بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت ام المؤمنین، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہما کے مزارات مقدسہ اور دیگر صحابہ یا فتہ بزرگوں کے مزاروں پر جا کر دعا کرتے۔ ... طرح دعا کا یہ ایمان افروز نظارہ ایک نظارہ ہوتا۔ جلسہ کے ایام میں ... مزار ... بھی اس کثرت سے خالی کبھی نہیں تھے کہ بہشتی مقبرہ کی فضا بھی درود و سلام اور تسبیح و تحمید سے معمور رہی۔

اجلاس شبینہ

جلسہ سالانہ کے ان چھ اجلاسوں کے علاوہ جو حسب پروگرام دن کے اوقات منعقد ہوئے تینوں دن رات کو بھی مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مسجد مبارک میں خصوصی اجلاس منعقد ہوئے ان میں بھی احباب اس کثرت اور ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے کہ مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی تھی۔

ان میں سے پہلا اجلاس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ر جنوری کو منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مکرم جناب نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ حال نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے مغربی افریقہ میں تاریخ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام مغربی افریقہ کے اندرونی علاقوں میں شمالی افریقہ سے آج سے نو سو سال پہلے داخل ہوا۔ بڑے بڑے سلاطین کے اسلام قبول کرنے سے وہاں مسلم سلطنتیں معرض وجود میں آئیں۔ آپ نے غانا، مالی اور سونگھے نامی عظیم مسلم سلطنتوں کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے اور ان علاقوں میں تاجروں کے ذریعہ اسلام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت پر روشنی ڈالی نیز بتایا کہ وہاں کے فولانی قبیلے نے اسلام کی اشاعت میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد ازاں ان علاقوں پر مغربی طاقتوں کے تسلط اور مسلمانوں کے زوال کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے ان علاقوں میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے از سر نو احیاء اور غلبہ کی موجودہ مساعی پر روشنی ڈالی آپ نے ۱۹۲۱ء سے لے کر جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیر ہدایت حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں تشریف لے جا کر اسلام کی ایک نئی بنیاد ڈالی تھی ۱۹۶۶ء تک نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ اور ٹوگولینڈ میں تبلیغی مشنز کے قیام، مساجد کی تعمیر، سکولوں اور ہسپتالوں کا ذکر کر کے جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں وہاں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا مختصر نقشہ پیش کیا۔

نسیم سیفی صاحب کے بعد مشرقی افریقہ کے ... طالب علم مکرم یوسف عثمان صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ پر اردو میں مقالہ پڑھا۔ آخر میں مبلغ سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے ”اسپین میں تبلیغ اسلام“ کے موضوع پر تقریر کی آپ نے وہاں اشاعت اسلام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے سات سو سال تک وہاں اسلام کے غالب اور حکمران رہنے کا ذکر کیا اور پھر اس امر پر روشنی ڈالی کہ وہاں سے اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان کیسے مٹا۔ آپ نے کہا آج بھی وہاں اسلامی تہذیب کے آثار اور عظیم الشان تاریخی عمارات موجود ہیں۔ جنہیں دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے سیاح بڑی کثرت کے ساتھ وہاں آتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہاں کی عیسائی حکومت کو بہت معقول آمدنی ہوتی ہے۔ آپ نے اسپین سے اسلام اور مسلمانوں کے نابود ہونے کا دردانگیز نقشہ پیش کرنے کے بعد وہاں جماعت احمدیہ کے ذریعہ از سر نو تبلیغ اسلام کی داغ بیل پڑنے کا ذکر کیا۔ اور تبلیغ اسلام کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور ان کے خوش کن نتائج پر روشنی ڈالی آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں بالآخر وہاں ایک دفعہ پھر اسلام غالب آکر رہے گا اور یہ ملک اسلام کو واپس مل کر رہے گا۔ آپ نے کہا لیکن اس کے لئے بے انتہا قربانی، انتھک اور مسلسل جدوجہد اور دردمندانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد یہ اجلاس جو پونے آٹھ بجے شب شروع ہوا تھا دس بجے شب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا۔ خاکسار عرصہ دو ماہ سے معدے اور گردے کی تکلیفوں میں مبتلا ہے اور اسی وجہ سے کئی مالی مشکلات سے بھی دوچار ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ درویشان حضرات اور احباب جماعت احمدیہ سے دردمندانہ دعا کے لئے عاجزانہ التماس ہے۔

غلام رسول ریشی ولد خواجہ اسد اللہ ریشی مرحوم۔ موضع آسنور کشمیر

قبولیت دُعا کے شیریں پھل

تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب فاضل انچارج میسور سٹیٹ۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۶ء

(قسط ۲)

۱۰۔ قبولیت دعا کا دسواں شیریں پھل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں اپنے زمانہ کی حکمران ملکہ وکٹوریہ کو اِس طرف توجہ دلائی کہ خدا تعالیٰ کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اس سے باتیں کرکے اصلی دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح اُن چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ اُن سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور اُن کی نسبت اُن سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔

(ماخوذ از تحفہ قیصریہ)

اس تعلق سے حضور نے لندن میں جلسہ مذاہب کے انعقاد کی دنیا کے جلسوں سے نرالی ایک عجیب تجویز حق و باطل میں امتیاز کرنے والی پیش فرمائی جو گویا قبولیت دُعا کے اعجاز دکھانے کے مترادف تھی۔ حضور نے سابق قیاصرہ روم کے وقتوں کے حوالے دے کر تحریر فرمایا کہ بہت اچھے پیمانے پر ایک نہایت شاندار جلسہ کرایا جائے جو ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک یادگار ہو۔ تاکہ انگلستان جس کے کانوں تک بڑی خیانتوں کے ساتھ اسلامی واقعات پہنچائے گئے ہیں ایک سچے نقشے پر اطلاع پا جائیں گے بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے باخبر ہو جائیں گے اس جلسے کے لئے یہ بھی شرط رکھی جائے کہ اس میں ہر شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ دوسرں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ پھر حضور نے ۲۷ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو اپنی اسی اہم تجویز کا اعادہ کرتے ہوئے حکومت انگریزی کو دوبارہ توجہ دلائی اور اس شرط کا اضافہ فرمایا کہ مذاہب کے نمائندے اس جلسہ میں اپنے آسمانی نشانات کا اعلان بھی کریں یعنی یہ کہ اگر ایک سال کے اندر وہ پورے ہو جائیں تو اس مذہب کی سچائی پر دلیل ہوں اور آپ نے قبل از وقت لکھوا

"اگر اس جلسہ کے بعد ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دنیا پر غالب نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میں راضی ہوں کہ اس جرم کی سزا میں سولی دیا جاؤں۔ اور میری ہڈیاں توڑی جائیں لیکن خدا تو آسمان پر ہے ...... وہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور میرے ساتھ ہے وہ مجھے گورنمنٹ عالیہ کے سامنے شرمندہ نہیں کرے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۵۸)

پھر اپنی تبلیغی کتاب میں اپنے دعوٰی نشان نمائی کا ذکر کرتے ہوئے ملکہ وکٹوریہ کے سامنے یہ پیشکش کی اگر وہ مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں "تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے نہ صرف یہ بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ صحت و عافیت سے بسر ہو لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں۔ تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ پایۂ تخت کے سامنے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح دل سے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔"

(ماخوذ از تحفہ قیصریہ)

اس ضمن میں عیسائیوں پر قبولیت دعا کے نشان کی اتمام حجت کا بھی ذکر مفید ہوگا۔ وہ یہ کہ ایک دفعہ بٹالہ کے مسیحیوں نے جو قادیان کے قرب کی وجہ سے زیادہ متعصب تھے اور حسد سے جلے جاتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل اور زور علم کلام کے سامنے عاجز آکر حضور کی خدمت میں چیلنج بھیجا کہ اگر آپ واقعی خدا کی طرف سے ہیں تو ہم ایک خط کے اندر کچھ عبارت لکھ کر اسے ایک سر بمہر لفافے میں بند کرکے آپ کے سامنے میز پر رکھ دیتے ہیں۔ اگر آپ سچے ہیں تو اپنی روحانی طاقت کے ذریعہ اس لفافہ کے اندر کا مضمون بتا دیں۔ اُن کا خیال ہوگا کہ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عجیب و غریب چیلنج کو ٹال دیں گے۔ اور انہیں حضور کے خلاف جھوٹے پراپیگنڈے کا موقعہ مل جائے گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چیلنج کے ملتے ہی غیرت کے ساتھ فرمایا کہ :-

"میں اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں اور اس مقابلہ کے لئے تیار ہوں کہ دعا اور روحانی توجہ کے ذریعہ آپ کے بند خط کا مضمون بتا دوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کے بعد آپ کو مسلمان ہونا ہوگا۔"

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۱۰۱)

اس واقعہ کا عیسائیوں پر ایسا رعب پڑا کہ پھر کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اس طرح دعا کی قبولیت کے میدان میں مسیحیت کی شکست ہوئی اور اسلام کا بول بالا ہوا۔"

"حرفِ آخر"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری عمر جہاد فی سبیل اللہ کی کوشش کو انتہا تک پہنچانے کے باوجود اپنا بھروسہ دعا یعنی نصرت الٰہی کی طلب پر رکھا۔ آپ کے علمی جوہر کا لوہا دنیا مانتی ہے۔ اور آپ کے مخالفوں نے آپ کو "فتح نصیب جرنیل" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

(اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء)

مگر باوجود اس کے آپ نے اپنا اصل حربہ ہمیشہ دعا قرار دیا۔ چنانچہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔"

(ذکر حبیب مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۱۷۹)

آپ نے لوگوں سے ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے سلطان القلم کا لقب پایا۔ لیکن تبلیغ کے میدان میں فاتح اعظم ہوتے ہوئے بھی اپنی وفات کے قریب وقف دعا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف خدائی طاقتوں کی وسعت اور دوسری طرف انسانی کوششوں کی بے بضاعتی نے آپ کی حیاتِ طیبہ کے آخری ایام میں اپنے رہائشی کمرہ کے ساتھ خلوت کی دعاؤں کے لئے ایک خاص حجرہ تعمیر کرایا۔ اور اس کا نام "بیت الدعا" رکھا۔ تاکہ آپ اسلام کی ترقی اور اپنے خدا داد مشن کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعا کر سکیں اور اپنے آسمانی آقا کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔ آپ کے مخلص صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

"۲۵ر مارچ ۱۹۰۳ء فرمایا ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے ستر سال کے قریب عمر سے گذر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے اُدھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے آسمانی حربہ سے کام لینے کا ارادہ کیا اور اسی کے واسطے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ

اور براہین ساطعہ سے فتح کا گھر بنا۔"

(روایات حضرت مفتی صاحبؓ مندرجہ ذکر حبیب صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ"

(ترمذی)

"یعنی دعا عبادت کا اندرونی مغز اور اس کی روح ہے جس کے بغیر انسان کی عبادت ایک کھوکھلی ہڈی کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔"

پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ (حدیث)

یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک دعا سے بزرگ تر کوئی چیز نہیں پھر حضور کا فرمان کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتا خدا تعالےٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کو "اسم اعظم" فرمایا ہے اور اپنی جماعت کے احباب کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ انہیں یہ نشان صرف خشک ہونٹوں سے بیان نہیں کرنے چاہئیں بلکہ خود نشان بننا چاہیئے۔ یہ سراسر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ حضور کی جماعت کے بیشمار خوش نصیب افراد کو یہ نعمت حاصل ہے بلکہ ایک حد تک تقریباً ہر ایک کو حاصل ہے اور یہ عاجز بھی اپنے ناچیز ظرف کے مطابق اس نعمت سے کچھ نہ کچھ حصہ پا رہا ہے فالحمد للہ اللھم زد فزد۔

اب آخر میں حضور ہی کے مبارک الفاظ میں دعا کے بارہ میں حضور کا زریں ارشاد سنا کر تقریر ختم کرتا ہوں۔ اپنی مشہور کتاب کشتی نوح میں حضور فرماتے ہیں:-

"کیا ہی قادر و قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدے کے برخلاف ہے سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی ...... جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ

تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے وہ عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں .... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے .... ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے ...... خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں ...... مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہوگیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔"

(کشتی نوح)

حاضرین کرام قبولیت دعا کے ثمرات پہلے تو پیش کئے جا چکے ہیں سو دعا ہے کہ مولیٰ کریم جماعت کے جملہ افراد کو حضور کی ان دعاؤں سے کما حقہ مستفیض ہو کر قبولیت دعا کے مجسم نشان بن کر دنیا کو سب سے بڑے بہشت یعنی خدا تعالےٰ کی طرف کھینچنے کی توفیق بخشے ہماری جماعت حضور کے فیوض و برکات سے مالامال ہو۔ اس کے علاوہ جو بد قسمت لوگ اس نعمت سے محروم ہیں وہ بھی اب سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں مستفیض ہوں اور حضور کی بعثت کی غرض تمام و کمال پوری ہو۔ اللھم آمین۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

درخواست دعا

اسال میرا بیٹا پی۔ یو۔ سی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اور میرا بھائی احسان اللہ خان بھی اسی امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اس لئے التماس ہے کہ ہم دونوں کی اس امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے سب احباب جماعت سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔

[illegible] المجیب [illegible]

[illegible] کورنگام

وارنگل آندھرا پردیش میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ

کی

پوتی کی تقریب رخصتانہ

خاکسار داؤد احمد عرفانی کی بڑی بیٹی عزیزہ نعیمہ سلطانہ عرفانی جو کہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائینل سال میں تعلیم پا رہی ہیں اور جس کا نکاح حضرت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان میں ہمراہ ڈاکٹر سید سہیل احمد صاحب (جو کہ سعودی عرب میں ملازم ہیں) ابن سید شمس الدین احمد صاحب ساکنہ اورین ضلع مونگھیر کے ساتھ مبلغ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا ان کی تقریب رخصتانہ بتاریخ ۱۲/۱۱ / ۶۶ کو عمل میں آئی۔ سید شمس الدین صاحب اپنے بیٹے ڈاکٹر سید سہیل احمد صاحب جو کہ جدہ سے رخصت پر آئے تھے اور اپنے عزیزوں کے ساتھ ۱۰ / ۱۲ / ۶۶ کی شب کو وارنگل پہنچے اور ۱۱ / ۱۲ / ۶۶ کی شب کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس تقریب میں سید صاحب موصوف کے جو عزیز بارات کے ساتھ آئے تھے وہ سب غیر احمدی تھے سوائے ان کے اپنے بچوں کے جو غیر احمدی عزیز آئے تھے وہ سب گورنمنٹ آف انڈیا میں ممتاز عہدوں پر فائز ہیں ان میں سید صاحب کے ہم زلف سید شجیع الدین احمد صاحب میرٹھ میں سول اینڈ سیشن جج ہیں۔ جو کہ شاعر بھی ہیں۔ سہرا جو کہ انہوں نے لکھا تھا اور چھپوا کر لائے تھے وہ حاضرین میں پڑھا گیا اور تقسیم بھی کیا گیا۔

اس تقریب کے موقعہ پر وارنگل کے اکثر معزز شہری سرکاری عہدیدار اور ڈاکٹروں کی بڑی تعداد شامل تھی اس کے علاوہ اعظم جاہی ملز وارنگل کے جملہ افسران اور سٹاف کے ممبر بھی شامل تھے۔ مستورات کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ اکثریت مہمانوں کی ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں پر مشتمل تھی۔

احمدی بھائیوں میں سے صرف برادرم محمد اسمٰعیل خان صاحب فرزند مولانا ذوالفقار علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ مع افراد خاندان کے جو کہ وارنگل میں ہی رہتے ہیں شامل تھے اس کے علاوہ محترم برادرم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین بھی مع اپنی بیگم اور ایک عزیزی رطیبہ بیگم کے شرکت کے لئے سکندرآباد سے آئے تھے۔

حیدرآباد [illegible] آباد سے کثیر تعداد میں [illegible]

کی لڑکیاں اور لیڈی ڈاکٹر آئی تھیں۔ ان کے علاوہ تقریباً ۵۰۰ معزز مہمان غیر احمدی اور ہندو مرد اور عورتیں آئی تھیں۔

تقریب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح پر رونق اور باوقار طریق پر تکمیل ہوئی۔ الحمد للہ۔

دعا فرماویں۔ اور شکریہ کا موقعہ دیں۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ حالات حاضرہ کے تحت میرے عزیز و اقارب جن کی اکثریت پاکستان میں ہے۔ کوئی بھی شریک نہ ہو سکا سوائے میرے بڑے بھائی یوسف علی عرفانی صاحب کے جو کہ بمبئی میں رہتے ہیں۔ وہ قریباً ایک مہینہ قبل ہی آ گئے تھے اور میرے ہر طرح ممد و معاون ہوئے۔ فقط

داؤد احمد عرفانی ابن شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم

قادیان

نوٹ:- قادیان میں ایام جلسہ سالانہ کی مصروفیات اور رمضان المبارک کی وجہ سے میں کسی بھی بزرگ کو دعوت نہ دے سکا ہوں کے لئے معذرت خواہ اور شرمندہ ہوں۔

داؤد احمد عرفانی

درخواست دعا

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے ایک مخلص نوجوان مکرم میر نصرت علی صاحب اچانک شدید طور پر بیمار ہو جانے کی وجہ سے مذموصوف کو بذریعہ ایمبولنس کار کٹک جنرل ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں پر موصوف کے پیٹ کا اپریشن کیا گیا۔ اپریشن کے چند دن بعد زخم زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے موصوف کا دوبارہ اپریشن کیا گیا۔ حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ موصوف کی صحت کاملہ درازی عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

خاکسار

سید فضل عمر کٹکی عفا اللہ عنہ

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

عام طور پر بعض جماعتوں میں غلط اثر پیدا ہو گیا ہے

وقف جدید کے آئندہ وعدہ جات میں کمی محسوس کی جا رہی ہے اور دوسرے سال کے وعدے کے لئے فارم وعدہ جات بھجوائے جا چکے ہیں مگر توقع کے مطابق وصولی نہیں ہو رہی اور وعدے بھی حیثیت کے مطابق نہیں لکھائے جا رہے۔ عام طور پر یہ غلط اثر پیدا ہو گیا ہے کہ فقط ایک خانہ جدید میں شمولیت کے لئے ۶/۔ روپے دینا کافی ہے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ نہیں بلکہ مخلصین سے یہ توقع کی گئی تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ وعدے لکھائیں۔ اور یہ اجازت ان لوگوں کے لئے مقرر کئے گئے تھے جو انتہائی درجہ پر کم حیثیت کے لوگ تھے۔ اس لئے عہدہ داران و صدر صاحبان پوری کوشش کریں جو اصل منشاء اس تحریک کا ہے اور تحریک وقف جدید کے بڑھتے ہوئے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے وقف جدید کے چندہ کو ایک معیار پر لانا ضروری ہے۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"بعض جماعتوں کے عہدے داروں نے جیسا کہ رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے جماعتوں کو بتایا ہی نہیں کہ مرکز سے کیا آواز اٹھ رہی ہے کیا مطالبہ ہو رہا ہے اور کیا ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں اور اس کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ کی کس قدر بارش ان کے ساتھ رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ایسی جماعت کے دوست نیم بے ہوشی کی سی حالت میں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس طرف چل رہے ہیں جس طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلانا چاہتے تھے مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم اس رفتار سے نہیں چل رہے جس رفتار سے مسیح موعود ہمیں چلانا چاہتے تھے ...... بیدار چست ہونے کی ضرورت ہے۔ قربانیوں میں تیز تر ہونے کی ضرورت ہے"

پس میں امید کرتا ہوں صدر صاحبان سیکرٹریان مال مخلصین کرام پوری توجہ کے ساتھ اپنی جماعتوں کے وعدے ارسال کرتے ہوئے ان امور کو مدنظر رکھیں اور جلد وعدے بھجوا دیں تا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں برائے دعا ارسال کی جا سکے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

غالباً جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر بہ تعلیمی سال کی ابتداء میں مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کا داخلہ مدرسہ احمدیہ میں کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے امسال بھی مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کے لئے طلباء درکار ہیں۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت سلسلہ کے پیش نظر مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں "داخلہ فارم" نظارت ہذا سے ۱۵ مارچ ۱۹۶۷ء تک حاصل کر کے مکمل خانہ پری کے بعد یکم اپریل ۱۹۶۷ء تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہئیے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں:

۱۔ بچہ کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی لازمی ہے۔

۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے امسال مساعدت دو تین ایسے ہی مستحق طلباء کو دی جائے گی جو ذہنی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دئے جائیں گے۔ درخواست دہندگان مقررہ تاریخ تک "فارم داخلہ" پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم قادیان

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۷ء

منقولات

گائے اور تقبار باہم

مسٹر گورو گولوالکر آچاریہ آف پوری نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ جو پارٹی گائے کے مسئلہ کو الیکشن میں استعمال کر رہی ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ گائے کا تحفظ خالص مذہبی معاملہ ہے۔ الیکشن میں اس مسئلہ کو پارٹی بازی سے بلند رکھنا چاہئیے۔ جگت گرو نے یہ معاملہ صاف کر دیا ہے کہ گائے کی ہتیا کا تعلق نہ اقتصادیات سے ہے اور نہ سیاسیات سے، نہ سماجیات اور انسانیات سے۔ یہ ایک خالص مذہبی مسئلہ ہے اور اسے اسی حد تک محدود رکھنا چاہئیے۔ آپ نے کہا کہ ہیں۔ نہ کوئی ایسی ... شائع نہیں کی جس میں یہ کہا گیا ہو کہ ... ان ہی لوگوں کو دے دینی چاہئیں جو ذبیحہ گاؤ پر مکمل پابندی کا مطالبہ کریں اور اس معاملہ میں میرا ساتھ دیں۔ نہ یہ کہا کہ جو لوگ ہمارا ساتھ نہیں دیتے ان کو ووٹ نہ دئیے جائیں۔ ... مطالبے کو نہ الیکشن سے تعلق ہے اور نہ ... گرو گولوالکر صاحب کو مسلمانوں ... سیکولر ... لوگوں ... انتخاب ... جو لوگ ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگانے کے حامی نہیں انہیں ووٹ نہ دیا جائے ... لوگوں ... ذبیحہ گاؤ پر مکمل پابندی ... ارباب ... سے ... اس ...

اب اسے روکا نہیں جا سکتا۔

دوسری طرف کمیونسٹ لیڈر ... نے مینگلور میں کہا ہے کہ ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگانے کا مسئلہ فرقہ وارانہ ہے۔ ماضی کے کسی دور میں بھی ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگانے کا کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ گائے کی پوجا کرتے ہیں وہ ضرور اس کی پوجا کریں اور جو کھانا چاہتے ہیں انہیں بھی اس کی اجازت ہونی چاہئیے۔ یہ بقائے باہم ہمارے کلچر کی روایات ... اور اسی سے ملک کو امن مل سکتا ہے۔

ہمارے خیال میں ... باہمی ... کی بڑی ضرورت ہے ... ہندو اپنے مذہبی عقیدہ کو ... مسلمان ... اور اکثریت ... اس ... ہندو ... ہندو مسلمان ... اس سے بہتری کی کوئی ... ہے۔

(الجمعیۃ ...)

خبریں

بمبئی ۱۳ فروری۔ ریلوے منسٹر مسٹر پاٹل نے کل رات ایک محلہ میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کا آئندہ راشٹرپتی ایک [illegible] ہوگا۔ اس وقت ایک مسلمان بھارت کا راشٹرپتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اگلا صدر مسلمان ہوگا۔

جالندھر ۱۳ فروری۔ آج وزیر دفاع سردار سورن سنگھ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اپوزیشن پارٹیاں ملک کے اقتصادی اور ترقیاتی پروگراموں کو نظر انداز کر کے فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا دے کر اور پر امن ماحول میں انتشار پیدا کر کے چناؤ جیتنا چاہتی ہیں مگر ان کے فرقہ وارانہ رویہ اور کانگرس کی [illegible] کا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔ جہاں تک جالندھر پارلیمنٹ سیٹ کا تعلق ہے یہاں [illegible] سردار سورن سنگھ امیدوار ہیں۔ [illegible] ہمیشہ کانگرس کو ہی [illegible]۔ سردار سورن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ [illegible] پنجاب میں کانگرس ۶۵ اور ۷۰ کے درمیان سیٹوں پر کامیاب ہوگی۔ واضح رہے کہ پنجاب پردیش کانگرس کے صدر گیانی ذیل سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ کانگرس کی [illegible] سیٹیں تو یقینی ہیں۔ ان سے ایک بھی کم نہ ہوگا لیکن مسٹر سورن سنگھ نے ان کے اندازے کو بھی جھٹلا دیا۔ مسٹر سورن سنگھ نے کہا جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ [illegible] اگر اس وقت [illegible] کانگرس کی مخالفت نہ کرتا تو پارٹی موجودہ اندازہ سے زیادہ کامیاب ہوتی۔

جالندھر ۱۳ فروری۔ [illegible] سنگھ پیرو نے جو جالندھر چھاؤنی کے انتخابی حلقہ سے کانگرسی امیدوار سردار [illegible] سنگھ راجیہ منتری کے مقابلہ میں آزاد امیدوار کے طور پر چناؤ لڑ رہے ہیں۔ کل ایک انتخابی جلسہ کے بعد [illegible] کے ساتھ انٹرویو کیا۔ انہوں نے کہا کہ دیش میں اس وقت جو حالات ہیں ان کا حل فوجی حکومت نہیں۔ آپ نے کہا کہ ان مسائل کے حل کے تین طریقے ہیں۔ پہلا یہ کہ لوگوں کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے کی چھٹی دے دی جائے۔ مگر ایسا ہونے سے ملکی جائداد کو نقصان پہنچے گا اور بے گناہ لوگ مارے جائیں گے جس کے میں خلاف ہوں۔ دوسرا طریقہ ہے فوج کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنا۔ دیکھنے کو یہ اچھی بات معلوم ہوتی ہے کہ ڈسپلن کے پابند لوگ دیش کا کنٹرول سنبھال لیں۔ مگر یہ نہایت خطرناک قسم کے نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ یہ ملک بہت بڑا ہے اور یہاں مختلف فرقوں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ لہذا اقتدار کے معاملہ پر فوجی جرنیلوں میں زبردست غلط فہمیاں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اور اس طرح دیش کے مختلف فوجی کیمپوں میں بٹ جانے کا خدشہ ہو جائے گا جس سے دوسرے ملک ضرور خوش ہوں گے مگر میں اس طریق کے ہرگز حق میں نہیں ہوں۔ ان حالات میں دیش کو ترقی پر لے جانے کا واحد طریقہ اپنے آئین کے ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو اس مقصد کے لئے آئین میں ضروری ترمیم کی جائے۔ یہ فیصلہ کرنا لوگوں کا کام ہے جنہیں پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں اچھے لیڈروں کو بھیجنا چاہئے۔ جنرل پیپرو نے پچھلے ۲۰ سالوں سے دیش میں سیاستدانوں کی طرف سے ادا کئے گئے رول پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ میرے پاس پنجاب کی [illegible] کی تفصیلیں موجود ہیں۔ مگر اس وقت ان کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ پاکستان کے متعلق آپ نے کہا کہ ۱۹۶۵ء کی لڑائی میں پاکستان کی فوجی طاقت کو اس قدر نقصان پہنچا ہے کہ اب پھر سے لڑائی کے میدان میں آنے کے لئے فوجی تیاری کی غرض سے بہت زیادہ کوشش کرنی ہوگی۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر میں کامیاب ہو گیا تو اپنی جائداد کی فہرست پیش کروں گا جس کا پانچ سال بعد میری جائداد سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ پولیس کے آدمی چاہے وہ باوردی ہوں یا بلا وردی اس وقت تک پولنگ سٹیشنوں اور ووٹوں کی گنتی کے کمروں میں نہیں جا سکیں گے جب تک کہ انہیں امن و قانون کی حفاظت کے لئے اندر نہ بلایا جائے۔ [illegible] یہ پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کہ معلوم ہوا ہے یہ شکایات ملتی رہی ہیں کہ پولنگ سٹیشنوں کے اندر پولیس والوں کی موجودگی اور طاقت کے غیر ضروری مظاہرہ سے دیہاتی ووٹر ڈر جاتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پولنگ سٹیشنوں کے باہر ہجوموں کے فوٹوگراف لینے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن کمیشن کی طرف سے اجازت نامہ کے بغیر کسی فوٹوگرافر یا مرکزی یا صوبائی سرکاروں کے پبلسٹی افسران کو داخل نہ ہونے دیا جائے۔ پولنگ سٹیشنوں کے اندر صرف پولنگ افسران۔ الیکشن ڈیوٹی پر تعینات سرکاری ملازم۔ امیدوار ان کے الیکشن اور پولنگ ایجنٹ۔ ووٹر کے ساتھ ننھا بچہ۔ اور کسی اندھے یا بیمار ناکارہ ووٹر کے ساتھ والا آدمی پولنگ سٹیشن کے اندر داخل ہو سکیں گے۔

کرنال ۱۳ فروری۔ پنجاب اور ہریانہ کے گورنر مسٹر دھرم ویرا نے کرنال کے دیال سنگھ کالج کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ کالج لیکچروں نے اپنے مطالبات منوانے کے سلسلہ میں ہڑتال کرنے کی جو دھمکی دی ہے گورنمنٹ اسے برداشت نہیں کرے گی۔ میں نے پہلے ہی پنجاب سرکار اور ہریانہ سرکار دونوں کو کوٹھاری کمیشن کی سفارشات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں جلد ضروری اقدامات کرنے کی غرض سے کہا ہے۔ گورنر نے لیکچروں کے ایجی ٹیشن کے رویہ کی مذمت کی۔ اور انہیں ڈسپلن میں رہنے اور ایسا رویہ اختیار کرنے سے احتراز کرنے کو کہا۔ گورنر نے طلباء کو بھی اپنی توجہ اپنی پڑھائی کی طرف مبذول کرنے اور ہڑتالوں سے الگ رہنے کی تلقین کی۔ گورنر مسٹر دھرم ویرا نے یہ بھی کہا ہے کہ دیش میں اس وقت جو بے چینی پھیل رہی ہے وہ زیادہ تر کورپشن اور بلیک مارکیٹ کی وجہ سے ہے۔

ماسکو ۱۳ فروری۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" نے تازہ ترین چینی [illegible] کے بھارتی جواب کا ایک حصہ نمایاں طور پر شائع کیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ روسی اخبار نے بھارت چین سرحد کے بارے میں بھارتی نظریہ کو اس طرح نمایاں طور پر پیش کیا ہے۔ "پراودا" نے بھارتی جواب دو کالم سرخی سے شائع کیا ہے۔ اور اس نے لکھا ہے کہ بھارتی مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کے چینی پراپیگنڈا کا مقصد واضح طور پر یہ تھا کہ چینی لوگوں اور تمام دنیا کی توجہ چین میں جو [illegible] جنگ [illegible] اور تشدد کے واقعات پر سے ہٹائی جائے۔ "پراودا" نے بھارتی جواب کا یہ حصہ بھی دیا ہے کہ چین بھارت پر فوجی دباؤ ڈال رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر کے وی کے سندرم نے کل رات آل انڈیا ریڈیو پر ایک انٹرویو کے دوران سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں پورے طور پر پولنگ افسروں اور ووٹوں اور ووٹروں کی حفاظت کے سلسلہ میں تمام ضروری انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اور حالیہ انتخابی تصادموں کے پیش نظر پولیس کے انتظامات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ موقعہ پڑنے پر پولیس فوراً مدد کے لئے پہنچ سکے۔ اس کے علاوہ پولیس کے چلتے پھرتے دستوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ہر ووٹر اپنا ووٹ ٹھیک طور پر ڈال سکے۔ آپ نے پردھان منتری کے انتخابی جلسہ میں پتھراؤ کی مذمت کی اور اسے انتہائی شرمناک اقدام قرار دیا۔ اور کہا کہ ایک دوسرے کے انتخابی جلسوں میں گڑبڑ ڈالنا موجودہ چناؤ کی سب سے تکلیف دہ بات ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سارے ملک میں ایک ہی دن پولنگ کرانا ممکن نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس اتنی پولیس نہیں جو کہ ملک بھر کے ۲۷۰۰۰۰ پولنگ سٹیشنوں کا ایک ہی دن انتظام کر سکے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ ووٹ دینے کے سلسلہ میں ان کا کیا مشورہ ہے تو انہوں نے کہا کہ ووٹ دیتے وقت امیدوار کی اہلیت اور اس کی پارٹی کی دونوں کو ہی دیکھا جائے۔ آپ نے دن بدن بڑھتے انتخابی اخراجات کے متعلق کہا کہ الیکشن کمیشن اخراجات کی مقررہ حد ختم کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ کیونکہ عام امیدوار کے لئے قانون کے مطابق اخراجات کی فہرست پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ یہ پتہ لگنا بے حد مشکل ہے کہ کس ووٹر نے کس امیدوار کے حق میں ووٹ دیا ہے۔